12564 ـ شراب کی حرمت کے متعلق عیسائی کا سوال

سوال

اسلام میں شراب کیوں حرام کی گئی ہے، حالانکہ جنتیوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ انہیں جنت میں شراب ملےگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

شراب نوشی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیاں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں جن کی بنا پر اللہ کے دین میں شراب قطعی حرام کی گئی ہے، اس کے لیے آپ سوال نمبر (40882) کے جواب کا مطالعہ کریں.

لیکن یہ کہ اللہ تعالی سائل اور ہمیں حق کو پہچاننے اور حق کی اتباع کرنے کی توفیق نصیب کرے، سائل کا خیال یہ ہے کہ شراب دنیا میں تو حرام ہے، پھر مومنوں کے ساتھ اس کو جنت میں بطور انعام دینے کا وعدہ کیا جاتا ہے اللہ کی شریعت میں تناقض ہے یا شائد اس کے بہت حالات میں اس پر یہ اشکال پیدا ہو رہا ہے.

رہا تناقض کا مسئلہ تو معاذ اللہ یہ نہ تو اللہ کی کتاب اور نہ ہی اس کی شریعت میں ہو سکتا ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی علیم و خبیر اور بڑی حکمت والا ہے، لیکن تناقض تو اللہ سبحانہ و تعالی کے علاوہ کسی غیر کی جانب سے آتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے ؟ اگر یہ اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقینا اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے النساء (82).

تناقض تو انسان اور بشر کے ہاتھوں سے آتا ہے، جب وہ کسی نازل کردہ لفظ میں کچھ گڑ بڑ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور ان کی فہم اور سمجھ میں تناقض آتا ہے جب وہ کسی نازل کردہ لفظ کے معنی اور مراد سے بہك جاتے ہیں یا کوئی وجہ حکمت تلاش کرتے ہیں.

کتنے ہی صحیح قول پر عیب جوئی کرنے والوں کی اپنی سمجھ ہی خراب ہوتی ہے.

رہا کتاب اللہ کا مسئلہ تو یہ اللہ تعالی کی حفاظت سے محفوظ ہے اس میں کوئی تناقض نہیں ہو سکتا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یقینا ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں الحجر (9).

لیکن اس کے علاوہ دوسری کتابوں کی حفاظت اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے ذمہ نہیں لی، بلکہ اس کے ذمہ داران کو اس کی حفاظت کا حکم دیا؛ تو انہوں نے اس میں تغیر و تبدل کر لیا، اسطرح کہ اسمیں تبدیلی کا کسی کو بھی شك و شبہ نہیں رہا، بلکہ جو ان کتاب والوں میں سے جو ادنی سی بھی معرفت رکھتا ہے وہ یہ کبھی دعوی نہیں کرتا کہ یہ اسی اصل حالت میں ہے جس طرح اللہ سبحانہ و تعالی نے نازل فرمائی تھی، اور نہ ہی مسیح علیہ السلام نے اپنی زندگی میں اس کی تبلیغ کی تھی.

مزید آپ سوال نمبر (47516) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اب ہم سوال کی جانب آتے ہیں، یا اس بھی قبل سائل کی جانب آ کر اس سے عرض کرتے ہیں:

کیا دنیا میں آپ شراب کی حرمت پر اعتراض کرتے ہوئے اسے حلال چاہتے ہیں، جس طرح کہ یہ جنتیوں کے لیے جنت کی نعمتوں میں سے ہو گی ؟!

تو اس حالت میں جناب سائل سوال آپ کی جانب آتا ہے ہم کہتے ہیں:

کیا تمہاری کتاب مقدس میں شراب حرام نہ تھی، اور یہ عہد قدیم جس پر تم ایمان رکھتے ہو اس میں تکرار سے موجود ہے ؟

اگر آپ کو اس سے پہلے علم نہ تھا تو پھر سنیں:

شراب نوشی پر ہیرو بننے والوں کے لیے ہلاکت ہے، اور نشہ ملانے والوں کی قدرت رکھنے والوں پر بھی ہلاکت ہے.

دیکھیں: اشیاء (5 / 22).

تم شراب نوشوں کے درمیان نہ ہو، اور اپنے جسموں کو تلف کرنے والوں کے درمیان نہ ہو، کیونکہ نشئی اور اسراف کرنے والے دونوں ہی فقیر بن جائینگے.

دیکھیں: الامثال (23 / 20 - 21).

اور پروردگار نے ہارون علیہ السلام سے کلام کرتے ہوئے فرمایا:

اجتماع کے خیمہ میں داخل ہوتے وقت تم اور تمہارے بیٹے شراب اور نشہ آور چیز نہ پیئو، تا کہ تم اپنی نسلوں میں فرض دھری ہو کر مرو، اور تا کہ مقدس اور حلال اور نجس و پلید اور طاہر کے درمیان تمیز ہو سکے.

اللاوابیین (10 / 8 - 10).

اور یہ اشارہ صرف عقلمند کے لیے کافی ہے، لیکن تفصیل اور وضاحت کی یہ جگہ نہیں ہے.

بلکہ تمہاری کتاب مقدس کے عہد جدید میں بھی وہ کچھ باقی ہے جو اس کی حرمت پر دلالت کرتا ہے:

" اور اب میں نے تمہاری جانب یہ لکھا ہے:

اگر کوئی زانی کا بھائی یا لالچی یا بت پرست یا بدکلام یا نشئی یا چور اچکا معروف ہو تو تم اس سے نہ تو میل جول رکھو اور نہ ہی اس طرح کے شخص کے ساتھ کھانا کھلاؤ "

دیکھیں: رسالۃ بولس الاول الی اہل الکونثوس (5 / 11).

جب تك تم نہ تو زانی ہو اور نہ ہی بت پرست، اور نہ ہی عیب جوئی کرنے والے، اور نہ ہی مردوں کے ساتھ لیٹنے والے (بدکاری کرنے والے) اور نہ چور اچکے، اور نہ لالچی اور نہ نشئی اور بدکلام، اور نہ ہی ڈاکو تو تم اللہ کے ملکوت کے وارث بن سکتے ہو.

اصحاح (6 / 9 - 10).

تم شراب کا نشہ مت کرو جس میں فحاشی ہو، بلکہ روح سے پیٹ بھرو "

اصحاح (5 / 18).

اس طرح کی مثالیں کتاب مقدس میں بہت زیادہ ہیں.

فرمان باری تعالی ہے:

تو تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے الرحمن (13).

اور اگر آپ کا گمان یہ ہو، اور آپ لوگ یہی گمان کرتے ہیں کہ شراب کی حرمت منسوخ ہو کر تمہارے لیے شراب حلال ہو گئی ہے، تو آپ انکار نہیں کر سکتے کہ قرآن مجید اس تحلیل کو منسوخ کر دے، اور اللہ تعالی دنیا میں لوگوں

پر اسے حرام قرار دے؟!

یا پھر آپ کا اعتراض یہ ہے کہ دنیا میں حرام ہونے کے بعد آخرت کی نعمتوں میں شامل ہے، تو آپ اسے دونوں جہانوں میں ہی حرام چاہتے ہیں ؟!

تو اس حالت میں بھی آپ پر ہی سوال باقی رہےگا:

جب تم یہ قبول کرتے ہو کہ دنیا میں شراب کی حرمت منسوخ ہو کر حلال ہو گئی ہے - تمہارے گمان کے مطابق - تو کیا یہ اولی اور بہتر نہیں کہ تم اسے آخرت میں قبول کرو، حالانکہ دار آخرت تو دار تکلیف نہیں یعنی وہاں مکلف نہیں ہونگے، بلکہ یہ تو اہل جنت کے لیے نعمتوں کا گھر ہے، اور اہل جہنم کے لیے آگ کے عذاب کا گھر؟!

اس وجہ پر کہ یہ جوابات تو معترض یعنی اعتراض کرنے والے کے مقابلہ میں جدال ہیں، تا کہ ہم اس کے سامنے یہ بیان کر سکیں کہ جب اس پر اعتراض کیے جائے تو اس کے مدمقابل نے اس سے انصاف نہیں کیا، اور نہ ہی اس نے اپنے ہاں جو کچھ ہے اس کے متعلق سوچ و بچار کی ہے.

لیکن اگر سائل صرف خالصتا حق معلوم کرنا چاہتا ہے تو حق کا معاملہ اس سے بھی آسان ہے، کیونکہ حق پر تو نور اور روشنی ہے، تو اس حالت میں ہم اسے کہینگے:

اللہ سبحانہ و تعالی نے شراب اس لیے حرام کی ہے کہ یہ پلید اور نجس اور شیطانی عمل ہے، شراب نوشی کرنے والے کی عقل جاتی رہتی ہے، اور شراب نوشی اسے اللہ تعالی کی اطاعت سے دور لیجا کر اسے اللہ کی معصیت و نافرمانی میں ڈال دینے کے ساتھ ساتھ مومنوں کے دلوں میں حسد و بغض اور کینہ و عداوت پیدا کرتی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب بھی باز آ جاؤالمآئدۃ (90).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہر نشہ آور چیز خمر ہے، اور ہر خمر حرام ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2003).

اور پھر تمہاری کتاب مقدس میں بھی اس کے متعلق یہی کچھ کہا گیا ہے:

اور پروردگار نے ہارون علیہ السلام سے کلام کرتے ہوئے فرمایا:

اجتماع کے خیمہ میں داخل ہوتے وقت تم اور تمہارے بیٹے شراب اور نشہ آور چیز نہ پیئو، تا کہ تم اپنی نسلوں میں فرض دھری ہو کر مرو، اور تا کہ مقدس اور حلال اور نجس و پلید اور طاہر کے درمیان تمیز ہو سکے.

اللاوابیین (10 / 8 ـ 10).

لیکن آخرت کی خمر اور شراب یہ ایسی لذت ہے جو ہر نجاست اور گندگی سے پاك ہے جو دنیا کی شراب میں پائی جاتی ہے، کیونکہ جنت پاکیزہ لوگوں کا گھر ہے، اور اس میں جو کچھ بھی ہے وہ بھی پاکیزہ ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں؛ ہمارے پروردگار سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جاری شراب کے جام کا ان پر دور چل رہا ہو گا، جو صاف شفاف اور پینے میں لذیذ ہو گی، نہ تو اس سے سردرد ہو گا، اور نہ ہی اس کے پینے سے وہ بہکیں گے الصافات (45 ـ 46).

چنانچہ جنت کی شراب پینے سے نہ تو ان کی عقلوں پر پردہ پڑیگا کہ ان کی عقل خراب ہو جائے، اور ان کے سر چکرانے لگیں، اور نہ ہی اس میں ان کے مال تلف ہونگے.

اور پھر آخرت کی شراب دنیا کی شراب کے نام کے مشابہ ہے لیکن اس کی حقیقت یہ ہے کہ:

وہ ایسی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی بھی نہیں، اور نہ ہی کسی کان نے اس کے متعلق سنا ہے، اور نہ ہی بشر اور انسان کے دل میں اس کے متعلق کھٹکا ہی ہوا ہے.

ہمارے پرودگار عزوجل کا فرمان ہے:

کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈك ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ کرتے تھے اس کا بدلہ ہے السجدۃ (17).

اور جس شخص نے بھی دنیا کی شراب سے ہاتھ آلودہ کیے اور شراب نوشی کی یقینا وہ آخرت کی شراب سے محروم ہو گیا؛ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہر نشہ آور خمر اور شراب ہے، اور ہر نشہ آور حرام ہے اور جس نے دنیا میں شراب نوشی کی اور اسی حالت میں بغیر توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت میں شراب نوش نہیں کر سکےگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2003).

اللہ تعالی سے ہم دعاگو ہیں کہ وہ آپ کو ہدایت نصیب فرمائے اور حق کی اتباع کرنے اور لڑنے جھگڑنے اور جدال سے اجتناب کرنے کی توفیق دے؟!

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں.

واللہ اعلم .